

GILLETTE & L'ORÉAL, WOMEN USA

VOL. II

Florida • Georgia • Hawaii • Idaho • Illinois • Indiana • Iowa • Kansas



GILLETTE & L'ORÉAL, WOMEN USA — VOL. II

L'ORÉAL THROUGH GILLETTE · 04

فلوریڈا، جارجیا، ہوائی، آئیڈاہو، الینوائے، انڈیانا، آئیووا، کنساس۔ امریکی سفر کا دوسرا مرحلہ؛ مشترک آرکٹک پیش لفظ یہاں پورا رکھا گیا ہے، اور اُن کے لیے سمیٹ دیا گیا ہے جو یہ سلسلہ ترتیب سے پڑھ رہے ہیں۔

باب صفر — مشترک آغاز

یہ ابتدائی باب *Women of the United States* کی چھ کی چھ جلدوں میں مشترک ہے۔ اسے یہاں پورا دیا گیا ہے، اور سمیٹ کر رکھا گیا ہے تاکہ سلسلہ بغیر تکرار کے ترتیب سے پڑھا جا سکے۔

باب صفر

یہاں دنیا کوئی خطہ نہیں: ایک حد ہے۔ قطب شمالی خوش آمدید نہیں کہتا، معاف نہیں کرتا، غلطی کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ سفیدی ایک مطلق ہستی کی طرح راج کرتی ہے، خاموش اور بے حافظہ۔ درجہ حرارت کوئی موسمیاتی عدد نہیں: ایک شکاری ہے۔ رات مہینوں چلتی ہے، خیالات کو کچل دیتی ہے، لوگوں کے خدوخال بگاڑ دیتی ہے، اُن کا ارادہ نگل جاتی ہے۔

بستیاں کم ہیں، چھوٹی اور بند۔ انوٹ، یوپک، آرکٹک کی قومیں وہاں رہتی ہیں جہاں کوئی رہنا پسند نہ کرے۔ یہاں ہر فرد گروہ کی بقا کے لیے ضروری ہے۔ اگر تم کام کے نہیں تو بوجھ بن جاتے ہو۔ اور جو بوجھ بن جاتے ہیں وہ خاموشی میں، برف میں، ایک ایسے ماحول کی منطق میں غائب ہو جاتے ہیں جو کوئی رعایت نہیں کرتا۔

سائنسی مراکز ایک اور طرح کی ٹھنڈک لے آتے ہیں: درجہ بندیوں کی۔ یہاں عورت کم ہی دکھائی دیتی ہے، ایک بے قاعدگی جسے ڈھلنا ہے یا ہار جانا ہے۔

اس جگہ "گمشدگی" کا تصور موجود ہی نہیں۔ صرف سفیدی ہے جو سب کچھ مٹا دیتی ہے۔

انوٹ اور یوپک عورتیں

آرکٹک کی لڑکی کو لاڈ نہیں کیا جاتا: تیار کیا جاتا ہے۔ وہ جلد ہی سردی، اندھیرے اور بھوک کو سہنا سیکھ لیتی ہے۔ اُسے قبیلے کے کام کا بننا ہے، کیونکہ یہاں شناخت ذاتی نہیں ہوتی۔ وہ کام سے بنتی ہے۔ عورت خاندان اور برادری کا بوجھ اٹھاتی ہے: کھانا، آگ، بچے، کھالیں، دیکھ بھال۔ کوئی حقوق کی بات نہیں کرتا۔ کوئی نزاکت کی بات نہیں کرتا۔ افسردگی موجود ہے، مگر اُس کا کوئی نام نہیں۔ تشدد موجود ہے، مگر اُس کا کوئی گواہ نہیں۔

سائنسی مراکز کی عورت

پڑھی لکھی، قابل، نظم و ضبط کی عادی۔ وہ محققہ، تکنیکی ماہر اور ڈاکٹر بن کر آتی ہے۔ جلد ہی جان لیتی ہے کہ قطب شمالی ڈگریوں کو نہیں مانتا۔ یہاں صرف ذہنی سختی کی قدر ہے۔ مردانہ درجہ بندیوں اُس پر حاوی رہتی ہیں، اور کمزوری کی ہر علامت کو کمزوری ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایسا ماحول ہے جہاں طاقت کافی نہیں: انتہائی ضبط نفس درکار ہے۔

مغربی "باہر کی" عورت

آزادی میں پلی بڑھی، وہ یہ سمجھ کر آتی ہے کہ سردی کو فتح کر لے گی۔ مگر یہ جگہ اُسے توڑ دیتی ہے: تنہائی، تنگ جگہیں، نہ ختم ہونے والی خاموشیاں۔ مراکز برادریاں نہیں، مشینیں ہیں۔ اور مردوں کی بنائی ہوئی مشین کے اندر عورت کو غائب نہ ہونے کے لیے لڑنا پڑتا ہے۔

دنیا کے کنارے تک کا سفر

میرا پڑوسی انتونیو، جسے سب نینو کہتے تھے، برسوں سے نارتھ کیپ کی، آدھی رات کے سورج کی، اندھیرے کے بغیر مہینوں کی باتیں کرتا آیا تھا۔ یہ ایک خواب تھا جو اُس نے جیب میں سنبھال رکھا تھا، کسی ناممکن چیز کی طرح۔ مئی کی ایک صبح میں نے اُس کی گھنٹی بجائی اور صرف اتنا کہا: "سوٹ کیس باندھ لو۔ میں ایک گھنٹے میں واپس آؤں گا۔ ہم 30 دن میں

لوٹیں گے۔" اُس نے حیران، خوش ہو کر مجھے دیکھا۔ اُس کی بیوی نے فکر مند ہو کر پوچھا کہ ہمارا ارادہ کیا ہے۔ "ایک خواب کا پیچھا،" میں نے جواب دیا۔ ہم گاڑی میں بیٹھ گئے۔ ہماری بیویوں نے ہمیں یوں دیکھا جیسے ہم پاگل ہوں۔ مگر یہ سفر حقیقی تھا۔ نینو سوالوں سے بھرا ہوا تھا۔ "ہم کہاں جا رہے ہیں؟ کتنے پیسے ساتھ لوں؟" "آرام سے،" میں نے کہا۔ "ہم 54 گھنٹوں میں پہنچ جائیں گے۔ صرف 5000 کلومیٹر۔ ہم نئی Range Rover میں ہیں۔ سفر کا مزہ لو۔"

ہر 300 کلومیٹر پر مجھے رکتا پڑتا: وہ مجھ سے بارہ برس بڑا تھا، اُس کی اپنی رفتار تھی۔ میرے پاس پانی اور مشروبات تھے؛ اُس کے پاس کافی اور جسمانی حاجتیں۔ اور ہم جتنا آگے بڑھتے، وہ اتنا ہی اپنی زندگی کی باتیں کرتا۔ ایسی باتیں جو اُس نہ ختم ہونے والی سڑک کے بغیر میں کبھی نہ جان پاتا۔

گاڑی میں اکیلے دو مرد، ہمیشہ عورتوں کی باتیں کرتے ہوئے۔ وہ اپنی بیوی کے سوا کسی کو جانتا ہی نہ تھا۔ میں ہنس پڑا۔ میں نے اُسے تسلی دی: "ہم بھی ایسے ہی ہیں۔"

اُس نے پوچھا کہ 60 گھنٹے گاڑی چلاتے ہوئے میں ہوش میں کیسے رہ لیتا ہوں۔ میں نے اُسے روس کا قصہ سنایا، جب 22 برس کی عمر میں میں نے ایک ایسی عورت سے ملنے کے لیے 51 گھنٹے گاڑی چلائی تھی جسے میں کبھی ملا نہیں تھا۔ "فاصلے حد نہیں ہوتے،" میں نے اُس سے کہا، "بہانے ہوتے ہیں۔ میرے پاس کبھی کوئی بہانہ نہیں رہا۔"

سفیدی میں آمد

ہم ناروے میں داخل ہوئے۔ سڑک کنارے ایک ہوسٹل۔ گاڑی وہیں چھوڑ کر ہمیں سلیج پر آگے جانا تھا۔

گائیڈ سر سے پاؤں تک ڈھکی ہوئی تھی، ناقابل رسائی۔ جب اُس نے عینک اتاری تو مجھے پتا چلا کہ وہ عورت ہے۔ ایک نارویجن عورت، خاموش، دو ٹوک، برفیلی۔ نینو سلیج کے بیچ میں، وہ آگے، اور میں، 190 سینٹی میٹر کا، سب سے پیچھے۔

ابھی دن کی روشنی تھی۔ میری گھڑی وقت بتا رہی تھی، مگر یہ نہیں بتا رہی تھی کہ رات ہے یا صبح۔ یہ آدھی رات کا سورج تھا۔ ہم نارتھ کیپ پہنچ گئے تھے۔

نینو رو پڑا۔ اُس نے مجھے گلے لگا لیا۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا، ”دھیان سے... لوگ سمجھیں گے ہم گے ہیں۔“ ہم ہنس پڑے، مگر ہم دنیا کے کنارے پر تھے۔
پھر پالا آیا: C°52۔

اصل آرکٹک میں داخلہ

وہ ہمیں کپڑے بدلنے کے لیے دھات کے ایک کنٹینر میں لے گئے۔ انتہائی بھاری، گدے دار سوٹ، پیچیدہ زپوں سے بند۔

گائیڈ کی اجرت میں نے ادا کی۔ نینو کو کچھ مردوں کے ساتھ ایک اگلو میں چھوڑ دیا گیا؛ مجھے ایک خاندان کے ساتھ دوسرے میں: ایک بوڑھا آدمی، 70 اور 80 کے بیچ، اور تین عورتیں 30 اور 50 کے بیچ۔

یہ ایک بند دنیا تھی۔ سادہ۔ بے رحم۔

آدمی ایک طرف رہتا۔ عورتیں کام کی رفتار سنبھالے رکھتیں۔ اور بیت الخلا اگلو سے پانچ میٹر دور ایک ٹیلا تھا: پاخانہ زمین تک پہنچنے سے پہلے جم جاتا۔ میرا پہلا پیشاب ایک پیلا آرکٹک ستارہ بن گیا۔ یہ شمال تھا جو مجھے سلام کر رہا تھا۔

درمیانی عمر کی عورت، ماگی، تھوڑی بہت انگریزی بولتی تھی۔ باقی سب اشارے تھے، آنکھیں، ہاتھ۔ سردی کی زبان۔

جب مجھے سوٹ کے استعمال کا یقین نہ تھا تو اُس نے بلا سوچے میری ٹانگوں کے بیچ ہاتھ لگا کر مجھے ایک چھپی ہوئی زپ دکھائی۔ نہ کوئی بدنیتی تھی، نہ کوئی جھجک: صرف کام۔ بقا۔

اگلو میں تین دن

وہ کھانا لے آئیں۔ دھواں دی ہوئی مچھلی، کچی مچھلی، کوڈ کی کلیجی، وہیل کا پیٹ۔ اور شارک کے گولے۔ کوئی انتخاب نہ تھا۔ کوئی متبادل نہ تھا۔ یہ وہ تھا جو فطرت دیتی ہے۔

پھر میں نے پیا: ایک سرخ مائع۔ میں سمجھا شراب ہے۔ یہ چھانا ہوا، ابالا ہوا، میٹھا کیا ہوا وہیل کا خون تھا۔ میں نے پی لیا۔ اس نے مجھے ایسی طاقت دی جو میں نے پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ ایک ازلی توانائی۔ میں سمجھا کوکین ہے۔ نہیں۔ یہ شمال تھا جو جسم میں داخل ہو رہا تھا۔

عورتیں مجھے دیکھتی رہتیں۔ بوڑھا شکار کو نکل جاتا۔ میں آرام کرتا اور خون پیتا۔ تین دن بغیر فون، انٹرنیٹ، کمپیوٹر کے، بغیر نینو کے۔ بس میں اور وہ۔

رات نہیں تھی۔ صرف روشنی، آگ، برف اور سانس۔

تینوں عورتیں سونے کو لیٹ گئیں۔ میں جگہ ڈھونڈنے لگا۔ سب سے چھوٹی نے بازو اٹھایا اور مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ میں سمجھا نہیں۔ اُنہوں نے کہا میں اُن کا ”کرسمس“ ہوں۔

یہ کہنے کا ایک انداز کہ مجھے قبول کر لیا گیا تھا۔

میں نے شکریے کے طور پر اُنہیں کچھ پیسے دینے چاہے۔ اُنہوں نے انکار کر دیا۔ اُنہیں بس ایک گلے ملنا چاہیے تھا۔ اور کالابریائی زبان کے چند الفاظ، تاکہ وہ قریب محسوس کریں۔

وہیں میں نے سچے تحفوں کی قدر سمجھی: وہ جو نہ خریدے جا سکتے ہیں نہ بیچے۔

گائیڈ کی رخصت

تین دن بعد گائیڈ آئی۔ وہ تینوں عورتوں سے ایک گھنٹہ باتیں کرتی رہی۔ میں باہر تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں۔ یہ میرا معاملہ نہیں تھا۔ یہ اُن کی زبان تھی، اُن کی دنیا، اُن کا قانون۔

کنٹینر میں، جب میں کپڑے اتار رہا تھا، گائیڈ اندر آ گئی۔ متجسس۔ دو ٹوک۔ شمالی۔ اُس نے مجھے زور سے گلے لگایا۔ اُس نے مجھے چوما۔ اُس کی جلد دودھ جیسی سفید تھی۔ اُس کی آنکھیں اگست کے آسمان جیسی نیلی تھیں۔

اُس نے کہا مجھے ساتھ لے چلو۔ اُس دنیا سے نکلنے کے لیے وہ کچھ بھی کر گزرتی۔

میں احترام سے مسکرایا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

میں نے اُس کے پاس صرف ایک وعدہ چھوڑا: ”اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے خط لکھ دینا۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔“ اُس نے پیسے بھی لینے سے انکار کر دیا۔ وہ ایک خوبصورت عورت تھی، مگر تنہا۔ ایک ایسی تنہائی جو دور سے دکھائی نہیں دیتی۔ ایک ایسی تنہائی جسے سردی معاف نہیں کرتی۔

گھر واپسی

ہم نینو کو لینے گئے۔ وہ بے حد خوش تھا۔ وہ واپس جانا نہیں چاہتا تھا۔ مگر اُس کی بیوی سے میرا وعدہ تھا۔

اُس نے سب کو اپنے تین دنوں کا حال سنایا۔ میں چپ رہا۔ میں نے اُس آدمی سے کبھی کچھ نہیں بانٹا۔ صرف کاغذ سے۔

اور یوں، جب نینو اپنی دنیا میں لوٹ رہا تھا، میں ایک اور دنیا کی راہ پر تھا۔ ایک اور منزل۔ ایک اور ملاقات۔

خوش آمدید۔

اختتامیہ

شمال تمہیں چھینتا نہیں: تمہیں بدل دیتا ہے۔ اور کبھی

تمہیں پورا واپس نہیں لوٹاتا۔ مرد قطب شمالی روشنی، خاموشی، تصویروں، خوابوں کی تلاش میں آتے ہیں۔ عورتیں بچے رہنے کے لیے ٹھہرتی ہیں۔

مرد وہ سناتے ہیں جو اُنہوں نے دیکھا۔ عورتیں اُس پر چپ رہتی ہیں جو اُن پر گزرا۔

مرد لوٹ جاتے ہیں۔ عورتیں رہ جاتی ہیں۔ وہ سردی میں رہتی ہیں، برف کے گھروں میں، آن سنی خاموشیوں میں۔ وہ اُن برادریوں کو سہارا دینے کے لیے رہتی ہیں جو اُن کا جشن نہیں مناتیں۔ وہ بچوں، بوڑھوں، اجنبیوں کی حفاظت کے لیے رہتی ہیں۔ وہ آن دیکھی رہتی ہیں۔

وہاں سے میں صرف ایک یاد لے کر آیا: ایک خوبصورت، بے حد خوبصورت عورت، مگر اکیلی۔ رومانوی معنوں میں نہیں۔ انسانی معنوں میں۔ المناک معنوں میں۔

غور و فکر

شمال جسم کو نہیں مارتا۔ موجودگی کو مارتا ہے۔ اور جو باقی رہ جاتا ہے وہ سفیدی ہے: ایک ایسی جگہ جہاں عورتیں ایک ہی وقت میں جیتی بھی ہیں اور غائب بھی ہو جاتی ہیں۔

اسی لیے میں لکھتا ہوں۔ کیونکہ انتہائی جگہیں اپنی کہانی خود نہیں سناتیں۔ اور جو اُن سے گزرتے ہیں وہ چپ رہنے کی عیاشی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

میں نہیں۔ میں نہیں۔ میری دھرتی نے مجھے جنم دیا، اور باقی دنیا مجھے مہمان کے طور پر نہیں بلکہ گھر کے ایک فرد کے طور پر قبول کرتی ہے۔

شمال کی مطلق سفیدی سے میں ریاست ہائے متحدہ کی مطلق الجھن میں اتر آیا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ناممکن ذمہ داری

اٹھارہ برس ایک امریکی کمپنی کے لیے کام کرنا تمہیں وہ کچھ دیتا ہے جو دنیا کی کوئی اور کمپنی نہیں دے سکتی: کام کی ایک ثقافت، طریقہ کار، ایک واضح مشن، اور اقدار کا ایک نظام جو نظریہ نہیں—روزمرہ کا عمل ہے۔ وہ تمہیں یہ سمجھاتے نہیں؛ تمہارے اندر تعمیر کر دیتے ہیں۔ اور یہ کام تم سے اجازت لیے بغیر کرتے ہیں۔

میں نیویارک کے دفتر میں تھا جب مجھے ایک ایسے کام کی پیشکش ہوئی جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔ ترقی نہیں۔ تبادلہ نہیں۔ ایک تجربہ۔

ایک خفیہ پروگرام، جو ریاست ہائے متحدہ کے اندر انسانی تعلقات کے ایک ماڈل کی توثیق کے لیے بنایا گیا تھا۔ اُنہوں نے مینیجروں، ماہرین نفسیات یا

تربیت کاروں کو نہیں چنا تھا۔ اُنہوں نے ایسے لوگ چنے تھے جن کے پاس حقیقی دنیا کا ایک خاص طرح کا تجربہ تھا۔ اور میرا نام سامنے آیا—حالانکہ میں اٹھارہ برس سے سیلز میں تھا۔ وہ عہدہ نہیں دیکھ رہے تھے: ذہن دیکھ رہے تھے۔

امتحان بیان کرنے میں سادہ اور پورا کرنے میں بے حد مشکل تھا:

ایک سال میں 50 امریکی ریاستوں کا دورہ کرنا، شہر خود چن کر اور ہر ایک میں کم از کم ایک ہفتہ ٹھہر کر۔

آخری دو ہفتے لازمی چھٹی ہوتی۔ سارا خرچ وہ اٹھاتے۔ مجھے بس جینا تھا، دیکھنا تھا، سمجھنا تھا، اور ہر پیر کو ایک رپورٹ دینی تھی۔ ایک انسانی، خشک، دقیق بیان۔

میں نے معاہدے پر دستخط کر دیے۔ گھر والوں کو اطلاع دی۔ اُنہوں نے کچھ نہیں پوچھا۔ وہ بس یہ جاننا چاہتے تھے کہ مہینے کا خرچ پہنچ گیا یا نہیں۔ میں امریکہ میں ایک سال کا سامنا کرنے جا رہا تھا۔ وہ، ہمیشہ کی طرح، اگلے مہینے کا سامنا کر رہے تھے۔

احتیاطاً میری تنخواہ سیدھی اٹلی میں میرے بینک اکاؤنٹ میں جمع ہوتی تھی۔ یہ مجھے شائستگی سے کہنے کا ایک طریقہ تھا: ”کوئی حماقت نہ کرنا۔ جو تمہارے پاس ہے اُسی میں جیو۔ دیکھتے ہیں تم اصل میں کون ہو۔“

صرف پندرہ برس بعد مجھے اپنی اصل رپورٹوں، تجزیوں اور اُس مواد تک رسائی ملی جو اُنہوں نے میرے بارے میں جمع کیا تھا۔ یہ کتاب وہیں سے پیدا ہوئی۔ مجھے اسے شائع کرنے کی منظوری ملی، ایک شرط پر: اُس کمپنی کا نام کبھی نہ لینا جس نے یہ کام کروایا تھا۔

کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ کہانی لوگوں کی نہیں۔ یہ ایک ایسے ملک میں ایک آدمی کی کہانی ہے جسے خود جیسے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔

کیا میں سب سے دور والے مقام سے شروع کروں؟

منطقی انتخاب یہ تھا کہ مرکز سے نہیں، کناروں سے شروع کیا جائے۔ دو سادہ وجوہات سے:

1. میں تجربے سے تازہ تازہ نکلا تھا: پوری بیداری، پوری توجہ۔

2. انتہا سے شروع کر کے میں راستہ درست کر سکتا تھا اور سفر صاف ستھرے انداز میں ختم کر سکتا تھا۔

مجھے بوسٹن یا شکاگو سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مجھے ایک سرحد سے شروع کرنا تھا۔ ایک ایسی جگہ سے جو صرف کاغذ پر امریکہ تھی۔ میں نے جونو چنا، الاسکا کا دارالحکومت۔ الگ تھلگ۔ صرف کشتی یا ہوائی جہاز سے پہنچا جا سکنے والا۔ ایک شہر جو کسی کا نہیں۔ آغاز کے لیے بہترین جگہ۔

وسائل کا بہترین استعمال

روانگی سے پہلے میں نے وہ کیا جس کی ایک امریکی سب سے پہلے قدر کرتا ہے: میں نے سیاح کی طرح نہیں، پیشہ ور کی طرح تیاری کی۔ میں نے تین مقبول ترین ایئرلائنز کو فون کیا، وہ جن کا اندرون ملک سب سے بڑا جال ہے۔ ایک گھنٹے سے کم میں میں نے 60% رعایت پر پچاس اندرونی پروازوں کی ایک کتابچہ خرید لی۔

کوئی وقت کی حد نہیں۔ کوئی دنوں کی حد نہیں۔ کوئی پابندی نہیں۔ بس ایک شرط: ایک سال کے اندر استعمال کر لو۔

میں نے ہوٹلوں کی چینز، Uber ٹیکسیوں اور کار کرائے کی کمپنیوں کے ساتھ بھی یہی کیا، اور پھر مرحلوں کا، طریقوں کا، مگر اوقات کا نہیں، ایک باقاعدہ نظام الاوقات تیار کیا۔

میں تیار تھا۔

یہ میری پہلی حقیقی کامیابی تھی۔ پہلی علامت کہ مجھے حرکت کرنا آتا ہے۔ امریکہ عمل کرنے والوں کو انعام دیتا ہے، انتظار کرنے والوں کو نہیں۔

جب کمپنی نے یہ لین دین دیکھا تو اُس نے وہی کیا جو امریکی ثقافت ہمیشہ کرتی ہے: اعتبار کو جانچا۔

کیا میں ایک سال کی مسلسل نقل و حرکت سنبھال سکتا تھا؟ کیا میں اچانک واقعات، فاصلوں اور ہنگامی حالات سے نمٹ سکتا تھا؟ کیا میں خودمختار تھا؟

اسی لیے روانگی سے پہلے میں نے ایک اور اہم بات طے کی:
میں نے یقینی بنایا کہ میرے کریڈٹ کارڈ کی ماہانہ حد کم از کم ایک لاکھ
ڈالر ہو۔

یہ خرچ کرنے کے لیے نہیں تھی۔ یہ دکھانے کے لیے تھی کہ ہم اسے سنبھال
سکتے ہیں۔ امریکی ایسے ہی سوچتے ہیں: اگر تمہارے پاس خودمختاری نہیں
تو آزادی نہیں۔ اور اگر آزادی نہیں تو تمہاری جانچ نہیں ہو سکتی۔
اُس لمحے سے پروگرام ایک ذمہ داری نہیں رہا۔ ایک مشن بن گیا۔

اور اب سچ مچ سفر شروع

الاسکا صرف جغرافیے کے لحاظ سے ریاست ہائے متحدہ کا حصہ ہے۔ یہ ایک
اور دنیا ہے۔

یہ وہ جگہ ہے جہاں عورتیں بے نشان غائب ہو جاتی ہیں۔ جہاں کوئی
شکایت کبھی اپنی منزل تک نہیں پہنچتی۔ جہاں شہر ایک وحشی براعظم
کے بیچ محض مہذب جزیرے ہیں۔

جونو میرا پہلا امتحان تھا: ایک دارالحکومت جسے ملک کے باقی حصے سے
کوئی سڑک نہیں جوڑتی۔ امریکہ کا ایک ٹکڑا جو امریکہ جیسا نہیں لگتا۔
یہاں مجھے ایک بات سمجھ آنے لگی: یہ سفر جغرافیائی نہیں ہوگا۔ انسانی
ہوگا۔

بلاک 1 (جلد اول)

الاباما - الاسکا - ایریزونا - آرکنساس - کیلیفورنیا - کولوراڈو - کنیکٹیکٹ -
ڈیلاویئر - فلوریڈا - جارجیا

بلاک 2 (جلد دوم)

ہوائی - آئیڈاہو - الینوائے - انڈیانا - آئیووا - کنساس - کینٹکی - لوزیانا -
مین - میری لینڈ

بلاک 3 (جلد سوم)

میساجوسٹس - مشی گن - مینیسوٹا - مسیسیپی - میزوری - مونٹانا -
نیبراسکا - نیواڈا - نیو ہیمپشائر - نیو جرسی - نیو میکسیکو

بلاک 4 (جلد چہارم)

نیویارک - واشنگٹن

بلاک 5 (جلد پنجم)

نارتھ کیROLائنا - نارتھ ڈکوٹا - اوہائیو - اوکلاہوما - اوریگن - پنسلوینیا -
ریوڈ آئی لینڈ - ساؤتھ کیROLائنا

بلاک 6 (جلد ششم)

ساؤتھ ڈکوٹا - ٹینیسی - ٹیکساس - یوٹاہ - ورمونٹ - ورجینیا - ویسٹ
ورجینیا - وسکونسن - وائیومنگ

فلوریڈا

فلوریڈا ایک زندہ تضاد ہے۔

یہ وہ ریاست ہے جسے دنیا چھٹیاں گزارنے کی جگہ سمجھتی ہے: ساحل،
دھوپ، تفریحی پارک، کھجور کے درخت، کاک ٹیل، گرم سمندر، میامی،
اورلینڈو، ٹیمپا۔ ہر طرف رنگ۔ خوشی کا ایک مسلسل دکھاوا۔

مگر جو وہاں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ فلوریڈا یہ بھی ہے: - دائمی غربت
- ناقابل برداشت کرائے - گہری نابرابری - لوٹ مار کرنے والی سیاحت - بار
بار آنے والے طوفان - موسمی کام - کمزور برادریاں - انتہائی بلند گھریلو
تشدد - حاشیے پر چھوڑ دیے گئے بزرگ۔

یہ دو چہروں والی ریاست ہے: سیاح کے لیے پوسٹ کارڈ اور اُن عورتوں کے
لیے حقیقت جو اسے کھڑا رکھتی ہیں۔ فلوریڈا میں عورتوں کی غیر
موجودگی پر زیادہ بات نہیں ہوتی۔ یہ ریت، سمندر اور لازمی مسکراہٹوں
کے نیچے چھپی رہتی ہے۔ مگر وہاں صاف دکھائی دیتی ہے، ہر روز۔

خوش حال عورت سماجی بوجھ کی زیادتی، دائمی بے یقینی، ناکافی سہولتوں اور اُن آن دیکھے کرداروں کی وجہ سے غائب ہو جاتی ہے جو کسی اعتراف کے بغیر معیشت کو چلاتے ہیں۔

یہ عملی غیر موجودگی ہے، علامتی نہیں۔

بزرگوں کی دیکھ بھال کرنے والی - 52 برس

فلوریڈا امریکہ کا اولڈ ہوم ہے۔ یہاں لاکھوں بزرگ رہتے ہیں، بہت سے خاندان کے بغیر، دوسرے سنگین بیماریوں کے ساتھ۔

اُنہیں ادارے نہیں سنبھالتے: عورتیں سنبھالتی ہیں۔

وہ دیکھ بھال کرنے والی ہے، صحت کی معاون ہے، نرسنگ ہوم کی کارکن ہے۔ اکثر مشکل حالات میں کام کرتی ہے: لمبی شفٹیں، کم اجرت، پیچیدہ مریض، نجی ادارے جو ہر چیز میں کٹوتی کرتے ہیں، اور بے پناہ ذمہ داریاں۔

اُسے جسم اُٹھانے ہوتے ہیں، دوائیں دینی ہوتی ہیں، صفائی کرنی، نہلانا، سننا، تسلی دینا، تھامے رکھنا۔

اُس کے پاس اپنے لیے وقت نہیں۔ بچا کر رکھنے کو پیسے نہیں۔ اُس کی زندگی دوسروں کی کمزوری کے گرد گھومتی ہے۔

اُس کی غیر موجودگی جسمانی ہے: کوئی دن ایسا نہیں جو واقعی اُس کا ہو۔

اگر وہ نہ ہو تو کوئی اُس کی جگہ نہیں لے گا۔ نظام اُس کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا، مگر ظاہر یوں کرتا ہے جیسے رہ سکتا ہو۔

سیاحتی علاقے کی ویٹرس - 26 برس

فلوریڈا سیاحت پر پلتا ہے۔ سیاحت عورتوں پر پلتی ہے۔

وہ ریسٹورانوں، ہوٹلوں، باروں، ریزورٹس، تفریحی پارکوں، کیسینو اور بیچ کلبوں میں کام کرتی ہے۔ اُس کا کوئی وقت مقرر نہیں: اُس کی شفٹیں

ہیں۔ اُس کے پاس استحکام نہیں: موسم ہیں۔ اُس کا کوئی کیریئر نہیں: وہ بس زندہ رہتی ہے۔

اُس کی زندگی ہے: - لازمی مسکراہٹیں - مسلسل فرمائشیں - ٹپ جو مہینے کا فیصلہ کرتی ہے - بدتمیز گاہک - منیجر جو ایک منٹ میں اُس کی جگہ کسی اور کو رکھ لیتے ہیں - مسلسل جذباتی مشقت۔
رات کو وہ دیر سے اُٹھتی ہے، تھکی ہوئی۔ اگلی صبح، پھر سے شروع کرتی ہے۔

اُس کی غیر موجودگی اخلاقی ہے: سیاحوں کے لیے اُس کا کوئی وجود نہیں۔ وہ ایک خدمت ہے، انسان نہیں۔

وہ ہر روز سمندر دیکھتی ہے مگر وہ اُس کے لیے نہیں۔

اندرونی علاقوں کی تاریک وطن عورت - 31

برس

ساحلوں اور جدید شہروں سے دور اصل فلوریڈا ہے: کھیت، گرین ہاؤس، چھوٹے غریب قصبے، ہاتھ کی مزدوری۔

تاریک وطن عورت - اکثر لاطینی امریکی یا ہیٹی کی - وہ سب کچھ سنبھالتی ہے جو ریاست دکھانا نہیں چاہتی: - گھروں کی صفائی - زراعت - کھانے کی پیکنگ - کم اجرت والی خدمات - غیر رسمی بچوں کی نگہداشت - موٹلوں میں رات کی شفٹیں۔ یہ عورتیں حکام سے ڈرتی ہیں، تھوڑے پر گزارا کرتی ہیں، اور گھر پیسے بھیجتی ہیں۔ بہت سی اکیلی ہیں، کچھ چھوٹے بچوں کے ساتھ جنہیں سخت محلوں میں پالنا ہے۔

اُس کی غیر موجودگی معاشی بھی ہے اور لسانی بھی: وہ انگریزی ٹھیک سے نہیں بولتی، مدد مانگنا نہیں جانتی، اُس کے کوئی حقیقی حقوق نہیں۔ نظام اُسے استعمال کرتا ہے۔ اور جب اُس کی ضرورت نہیں رہتی تو اُسے چھوڑ دیتا ہے۔

وہ وہ عورت ہے جو فلوریڈا کو صاف رکھتی ہے اور فلوریڈا اُس کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا۔

برس

فلوریڈا سمندری طوفانوں کے مسلسل خطرے میں جیتا ہے۔ ہر موسم بے چینی لاتا ہے: تیاری، بند کرنا، انتظار، اُمید۔

جب طوفان آتا ہے تو گھر، بچوں، کاغذات اور اُس تھوڑے سے سامان کی حفاظت کون کرتا ہے جو ہمارے پاس ہے؟ ہمیشہ وہی۔

بہت سی عورتیں رہتی ہیں: - موبائل ہومز میں - پرانے اپارٹمنٹس میں - خطرناک ساحلی علاقوں میں - حاشیے کے محلوں میں۔

ہر سمندری طوفان کا مطلب ہے: انخلا، کام کا چھن جانا، فرش سے پانی دھونا، جو تھوڑا بچا ہے اُسے بچانا۔

اور اکثر اس کا مطلب ہے یہ سب اکیلے کرنا۔

اُس کی غیر موجودگی ماحولیاتی ہے: ریاست تحفظ کا وعدہ کرتی ہے، مگر سب سے زیادہ چوٹ اُنہی کو لگتی ہے، جو ٹوٹے اور صفر سے دوبارہ شروع کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ ہر طوفان کے ساتھ وہ کچھ ایسا کھو دیتی ہیں جس کی تلافی کوئی نہیں کر سکتا: طاقت، وقت، ذہنی استحکام۔

اختتامیہ - فلوریڈا

فلوریڈا مسلسل تضاد میں جیتا ہے: مطلق روشنی اور مطلق اندھیرا۔ بین الاقوامی سیاحت اور مقامی بے یقینی۔ نظر آنے والی دولت اور ساختی غربت۔

یہاں عورتیں راتوں رات غائب نہیں ہوتیں۔ وہ آہستہ آہستہ گھلتی جاتی ہیں، شفتوں، گرمی، سمندری طوفانوں، گاہکوں، بزرگوں، بچوں، غیر یقینی نوکریوں اور زندگی کی ناقابل برداشت مہنگائی کے بیچ۔

فلوریڈا میں عورتوں کی غیر موجودگی کوئی واقعہ نہیں۔ یہ ایک عمل ہے۔

توانائی، وقت، وقار اور اعتراف کی ایک مسلسل کٹوتی۔

نظام اُنہی کے سہارے زندہ ہے، مگر برتاؤ ایسے کرتا ہے جیسے اُن کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔

غور و فکر - فلوریڈا

فلوریڈا ایک سادہ سی بات سکھاتا ہے: عورت کی غیر موجودگی رنگین بھی ہو سکتی ہے۔

کسی عورت کو مٹانے کے لیے الاسکا کی سردی، الاباما کی تاریخ یا ایریزونا کی سختی ضروری نہیں۔

کبھی اتنا ہی کافی ہوتا ہے: - ایک سیاح جو دیکھ نہیں سکتا - ایک بزرگ جو محتاج ہے - ایک آجر جو استحصال کرتا ہے - ایک سمندری طوفان جو سب کچھ بہا لے جاتا ہے - ایک تنخواہ جو کبھی پوری نہیں پڑتی - ایک ناممکن کرایہ - ایک ثقافت جو آن دیکھے کام کو تسلیم نہیں کرتی۔ فلوریڈا وہ جگہ ہے جہاں عورتیں دھوپ میں کام کرتی ہیں مگر سائے میں جیتی ہیں۔

اور اسی لیے یہ اس جلد میں ہے۔ کیونکہ یہ سچ دکھاتا ہے: دنیا کی سب سے خوش جگہ بھی اُن کے لیے سب سے بے رحم ہو سکتی ہے جو اسے کھڑا رکھتے ہیں۔

جارجیا

جارجیا ایک دوہری ریاست ہے: سطح پر جدید، دل میں قدیم۔

اٹلانٹا تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے: ٹیکنالوجی، ہوائی اڈے، موسیقی، یونیورسٹیاں، سیاہ فاموں کا کاروبار، قومی سیاست۔ لیکن باقی ریاست ٹھہری ہوئی ہے: دیہات، خوراک کی صنعتیں، مذہب، قدامت پسندی، مستقل غربت۔

یہ وہ علاقہ ہے جس نے شہری حقوق کی تاریخ رقم کی، مگر اپنی بہت سی عورتوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔

جارجیا عورتوں کو کھلے تشدد سے نہیں مٹاتا۔ اُنہیں روایت کے بوجھ سے مٹاتا ہے، نہ بدلنے والی غربت سے، اُن خاندانی ذمہ داریوں سے جن میں کوئی

حصہ نہیں بٹاتا، اُس سخت اور کم اُجرت والے کام سے جو معمول لگتا ہے۔ یہاں عورتیں ستون ہیں، انجن ہیں، مرکز ہیں۔ اور ٹھیک اسی وجہ سے اُنہیں یقینی سمجھ لیا جاتا ہے، یقینی سمجھ لیا جاتا ہے، استعمال کیا جاتا ہے، اُن پر حد سے زیادہ بوجھ ڈالا جاتا ہے، فیصلوں میں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ جارجیا ایک ایسی ریاست ہے جو عورتوں کے کندھوں پر جیتی ہے اور ایسے برتاؤ کرتی ہے جیسے یہ بوجھ فطری ہو۔

فوڈ انڈسٹری کی عورت - 30 برس

جارجیا امریکہ کی مرغی اور گوشت کی صنعت کے بڑے مراکز میں سے ایک ہے۔ بہت بڑے پلانٹ، نہ ختم ہونے والی پروڈکشن لائنیں، سخت شفٹیں، ٹھنڈا ماحول، مسلسل شور۔

یہاں کام کرنے والی عورت کا سامنا ہوتا ہے: - تھکا دینے والی یکسانیت سے - کٹنے، کچلے جانے اور دائمی درد سے - مسلسل نگرانی سے - پیداوار کے وقت کے دباؤ سے - کمزور معاہدوں سے - اُس اُجرت سے جو کبھی نہیں بڑھتی۔ خوراک کی صنعت کبھی نہیں رکتی: نہ بیماری کے لیے، نہ حمل کے لیے، نہ خاندانی مسائل کے لیے۔

اگر وہ نہ ہو تو آدھے گھنٹے میں کوئی اُس کی جگہ لے لے گا۔ کوئی نہیں پوچھتا کیوں۔ کوئی نہیں دیکھتا کہ وہ اپنے کندھوں پر کیا اُٹھائے ہوئے ہے۔ اُس کی غیر موجودگی صنعتی ہے: مشین کا ایک پرزہ بنا دی گئی۔ ایک نمبر جسے چلنا ہے۔ ایک زندگی نہیں جسے سمجھا جائے۔

سیاہ فام برادریوں کی عورت - 48 برس

سیاہ فام جارجیا میں عورت ہی سب کچھ ہے: ماں، مزدور، رہنما، روحانی سہارا، تاریخی یادداشت۔

وہی بڑے خاندان کو سنبھالتی ہے، گھر کے اندر اور باہر کام کرتی ہے، بچوں کو اور اکثر پوتے پوتیوں کو بھی پالتی ہے، پوری کی پوری برادریوں کو جوڑے رکھتی ہے جب مرد غیر یقینی نوکریوں، بیماری، جیل یا ڈپریشن کی وجہ سے غائب ہو جاتے ہیں۔

وہ ایک بہت بڑا کردار ادا کرتی ہے، جسے کبھی تسلیم نہیں کیا گیا۔

اٹلانٹا میں وہ کام کرتی ہے: - اسکولوں میں - صحت کے شعبے میں -
دفتروں میں - سرکاری خدمات میں - ٹرانسپورٹ میں - امداد میں۔ دیہی
جنوب میں اس سے بھی زیادہ: - زراعت - دکانیں - گرجا گھر - بزرگوں کی
دیکھ بھال - ٹوٹے ہوئے خاندانوں کو غیر رسمی سہارا
اُس کی غیر موجودگی سماجی ہے: سب اُسے استعمال کرتے ہیں، سب اُس
سے مانگتے ہیں، مگر کوئی اُسے فیصلوں کے مرکز میں نہیں رکھتا۔
وہ وہ عورت ہے جو ایک پوری قوم کو سنبھالتی ہے اور خود کبھی ٹوٹ
نہیں سکتی۔

ایمان اور قابو کے بیچ جینے والی عورت -

44 برس

جارجیا امریکہ کی سب سے زیادہ مذہبی ریاستوں میں سے ایک ہے۔ یہاں
چرچ روحانیت نہیں: سماجی تنظیم ہے۔
بہت سی عورتوں کے لیے ایمان سانس لینے کی واحد جگہ ہے۔ مگر بہت سی
اُسی ڈھانچے میں قید ہیں۔
سخت کردار: - وفادار بیوی - حاضر ماں - باعزت عورت - برادری کی سرگرم
رکن
سخت اصول: - کمزوری نہ دکھاؤ - خاندان پر "داغ" نہ لگاؤ - سب کے سامنے
مرد کی بات نہ کاٹو - روایتی کرداروں سے نہ ہٹو۔
بہت سی عورتوں کے لیے مذہب پناہ ہے۔ دوسروں کے لیے، قابو۔
اُس کی غیر موجودگی ثقافتی ہے: وہ سچ مچ ظاہر نہیں کر سکتی کہ وہ
کون ہے، کیونکہ برادری اُسے پہلے سے طے شدہ تصویر دے دیتی ہے۔ وہ
مجبوری سے مسکراتی ہے، اپنی مرضی سے نہیں۔

مضافات کی آن دیکھی عورت - 32 برس

اٹلانٹا سے باہر وقت دھیمہ پڑ جاتا ہے۔ چھوٹے شہر، کم سے کم سہولتیں، کمزور اسکول، اور ٹرانسپورٹ تقریباً نہیں۔

یہاں عورتیں چھوٹے چھوٹے مسائل سے بھری زندگی جیتی ہیں جن کا کوئی حل نہیں: - کم اجرت - بڑھتے کرائے - ناکافی اسکول - دور دراز طبی سہولت - پھیلی ہوئی لتیں - مواقع کی کمی - جسمانی یا یکساں کام۔

وہ سپر مارکیٹوں، فاسٹ فوڈ ریستورانوں، گوداموں، صفائی کے کاموں اور مقامی دکانوں میں کام کرتی ہیں۔ ہر مہینہ ایک مالی جنگ ہے۔ ہر سال ایک جیسا لگتا ہے۔

اُس کی غیر موجودگی علاقائی ہے: وہ ایسی جگہ رہتی ہے جو بدلتی نہیں اور اُسے بھی بدلنے نہیں دیتی۔

وہ کسی بند دروازے میں قید نہیں، بلکہ ایک پورے ساکت جغرافیے میں۔

اختتامیہ - جارجیا

جارجیا ایک ایسی ریاست ہے جو تقاضا کرتی ہے کہ تمہیں معلوم ہو کہاں دیکھنا ہے۔ اگر اٹلانٹا کو دیکھو تو لگتا ہے جدیدیت دکھائی دے رہی ہے۔ اگر دیہی جنوب کو دیکھو تو قدیم تاریخ دکھائی دیتی ہے۔ اگر صنعتوں کو دیکھو تو معیشت کا سب سے سخت حصہ دکھائی دیتا ہے۔ اگر برادریوں کو دیکھو تو معمول کے بھیس میں مشقت دکھائی دیتی ہے۔

یہاں عورتیں اچانک غائب نہیں ہوتیں۔ وہ آہستہ آہستہ گھس جاتی ہیں: - سخت روایات تِلے - بھاری مشقت تِلے - مسلط کردہ کرداروں تِلے - نرم غربت تِلے - بے پناہ ذمہ داریوں تِلے - اُن برادریوں تِلے جو بہت مانگتی ہیں اور تھوڑا دیتی ہیں۔

جارجیا میں عورتوں کی غیر موجودگی کوئی خلا نہیں۔ یہ ایک بوجھ ہے۔

ایک بوجھ جسے عورتیں کبھی شکایت کیے بغیر اُٹھاتی ہیں، کیونکہ اُن کے اُس پاس کسی نے اُنہیں سننے جانے کی عادت ہی نہیں ڈالی۔

غور و فکر - جارجیا

جارجیا ایک تلخ سچ دکھاتا ہے: کچھ ریاستیں ایسی ہیں جہاں عورتیں صدمے سے نہیں، عادت سے مٹائی جاتی ہیں۔

اُس کا ڈٹے رہنا معمول ہے۔ اُس کا زیادہ کرنا معمول ہے۔ اُس کا ہر جگہ ہونا معمول ہے۔ اُس کا نہ ٹوٹنا معمول ہے۔ تھکی ہوئی ہو تب بھی اُس کا مسکرانا معمول ہے۔

اور جب کوئی چیز "معمول" بن جاتی ہے تو دکھائی دینا بند ہو جاتی ہے۔

جارجیا سکھاتا ہے کہ غیر موجودگی خود روایت بھی تعمیر کر سکتی ہے: کھلا تشدد ضروری نہیں، دہائیوں سے مسلط ایک سماجی کردار کافی ہے۔

یہاں کی عورتیں نظر آنے کی مانگ نہیں کر رہیں۔ وہ بس یہ چاہتی ہیں کہ جس نظام کو وہ سنبھالتی ہیں وہ انہیں کھا نہ جائے۔

اور یہی بات اسے اس جلد کے دل میں رکھنے کے لیے کافی ہے۔

ہوائی

ہوائی ریاست ہائے متحدہ کا سب سے نفیس دھوکا ہے۔

دنیا کے لیے یہ جنت ہیں: ساحل، فیروز پانی، سرفنگ، بہترین موسم، پوسٹ کارڈ، کیٹلاگ والی سیاحت۔ ہر طرف رنگ، ظاہری سکون، شاندار فطرت۔

مگر اصل ہوائی بالکل مختلف ہے: - زندگی کی انتہائی ناقابل برداشت مہنگائی - کم اجرت - چند ہاتھوں میں سمٹی زمین کی ملکیت - وسائل نکلنے والی سیاحت - حاشیے پر دھکیلی گئی مقامی برادریاں - مٹائی گئی یا بیچ دی گئی شناخت - شاندار مناظر کے پیچھے چھپی غربت۔

یہاں عورتیں کھلے تشدد کی وجہ سے غائب نہیں ہو رہیں۔ وہ اس لیے غائب ہوتی ہیں کہ وہ ایک ایسی سرزمین پر رہتی ہیں جو دنیا کو ایک تصویر بیچتی ہے اور اپنے اندر رہنے والوں سے دوسری چھپاتی ہے۔

اُن کی غیر موجودگی دوہری ہے: - سیاحت کے اعداد و شمار میں اُن دیکھی - امریکی ثقافتی بیانیے میں اُن دیکھی۔

ہوائی عورتوں کو ایک ہی وار میں نہیں مٹاتا۔ اُنہیں آہستگی سے مٹاتا ہے۔ معیشت سے۔ اُس سیاحت سے جو کوئی جگہ نہیں چھوڑتی۔ چرائی گئی شناختوں سے۔

مہمان نوازی کی خاتون - 34 برس

ہوائی سیاحت کے سہارے جیتا ہے۔ فرنٹ ڈیسک کا عملہ، ویٹرسیں، ہاؤس کیپر، روم سروس، اسپا اور سیاحتی سرگرمیاں۔ یہاں اس نظام کا دل عورتیں ہیں۔

وہ ایسے ماحول میں کام کرتی ہے جو کامل دکھائی دیتے ہیں، مگر عملاً یہ ہیں: - تیز رفتار - کم اجرت - مسلسل مطالبات - ناممکن اوقات - لازمی مسکراہٹ مانگنے والے مینیجر - گاہک جو اکثر اسے "پیکج کا حصہ" سمجھتے ہیں۔

وہ دو مستقل مسائل کے ساتھ جیتی ہے:

1. ناقابل برداشت کرائے (بہت سی عورتیں 3-4 لوگوں کے ساتھ گھر بانٹتی ہیں)

2. حد سے بڑھی ہوئی مہنگائی (ہر چیز کی قیمت دگنی ہے

مین لینڈ کے مقابلے میں)

قدرتی جنت اس کے چاروں طرف ہے، مگر اس کی زندگی اخراجات کے خلاف ایک روزانہ دوڑ ہے۔

اس کی غیر موجودگی معاشی ہے: وہ ایک ایسی جنت میں کام کرتی ہے جس کا خرچ وہ اٹھا نہیں سکتی۔

ہوائی کی مقامی عورت - 29 برس

مقامی عورت ہوائی کا دل ہے اور سب سے زیادہ محروم کردار۔

کہانی واضح ہے: نوآبادیات، زمین کا چھن جانا، ثقافتی مسلط کاریاں، دخل انداز سیاحت۔ اس کی زندگی روایت، خاندان، کام اور ثقافتی مزاحمت کے درمیان ایک توازن ہے۔

وہ اکثر بنیادی شعبوں میں کام کرتی ہے: - اسکول - صحت - برادری کی مدد - سماجی پروگرام - روایتی کھیتی باڑی - ثقافتی سرگرمیاں۔

وہ بہت بڑا کردار ادا کرتی ہے پھر بھی اسے تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اس کی ثقافت دنیا کو لوک ورثے کے طور پر بیچی جاتی ہے: رقص، موسیقی اور علامتیں سیاحتی تفریح میں بدل دی گئیں۔

اس کی غیر موجودگی ثقافتی ہے: اس کی شناخت دکھائی جاتی ہے مگر اس کا احترام نہیں کیا جاتا۔

وہ ہر جگہ ایک تصویر کے طور پر موجود ہے، ہر جگہ ایک آواز کے طور پر غائب۔

کئی نسلوں والے خاندانوں کو سنبھالنے والی

عورت - 46 برس کی ہوائی میں کئی نسلوں والے بہت سے خاندان ہیں: روایت کی وجہ سے نہیں، بلکہ معاشی مجبوری کی وجہ سے۔

ایک ہی گھر میں تین نسلیں، جو اکثر چھوٹا ہوتا ہے: دادا دادی، ماں باپ، بچے، بہن بھائی۔

یہاں عورت اس ڈھانچے کی ریڑھ کی پٹی ہے: - وہ کام کرتی ہے - وہ کھانا پکاتی ہے - وہ بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے - وہ بوڑھوں کی مدد کرتی ہے - وہ مختلف زبانوں کے درمیان پل کا کام کرتی ہے - وہ حساب رکھتی ہے - وہ بغیر کسی مدد کے مسائل سے نمٹتی ہے۔

اس کے پاس فارغ وقت بے حد کم ہے۔ ذاتی جگہ تقریباً نہیں۔ ایک بہت بڑا جذباتی بوجھ۔

اس کی غیر موجودگی گھریلو ہے: سب اس پر انحصار کرتے ہیں، مگر کوئی اسے ویسا نہیں دیکھتا جیسی وہ واقعی ہے۔

خاندان اس کی طاقت بھی ہے اور اس کا پنجرہ بھی۔

برس کی

ہونولولو اور ریزورٹس سے باہر ایک متنوع جزائر کا سلسلہ ہے: دور دراز جزیرے، چھوٹے گاؤں، الگ تھلگ برادریاں۔

یہاں کام یہ ہے: - کھیتی باڑی - ماہی گیری - مرمت - چھوٹی خدمات - بنیادی اسکول - برادری کی دیکھ بھال۔

عورت ایک ایسی زندگی جیتی ہے جو امریکہ کی مین لینڈ سے سادہ دکھائی دیتی ہے۔ یہ سخت ہے: محدود آمد و رفت، دور کی طبی خدمات، تقریباً صفر مواقع، پھیلی ہوئی لتیں، آسمان کو چھوتی قیمتیں، اور ایک معمول بن چکی ذہنی تنہائی۔

اس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے: وہ طاقت کے نقشوں اور قومی تصور سے باہر جیتی ہے۔

فطرت ایک حسن بھی ہے اور تنہائی بھی۔

اختتامیہ - ہوائی

ہوائی ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر چیز دوہری ہے: حسن اور مشقت، دولت اور غربت، تصویر اور حقیقت، سیاحت اور بے جڑ ہونا۔

یہاں عورتیں کسی ڈرامے سے نہیں مٹائی جاتیں، بلکہ معیشت سے۔ تاریخ سے۔ یلغار کرتی سیاحت سے۔ کچل دینے والی مہنگائی سے۔ اس کامل بیانیے سے جو سب کچھ دکھاتا ہے سوائے ان کے۔

ہوائی میں عورتوں کی غیر موجودگی کے اسباب یہ ہیں: - چرائی گئی شناخت - کم اجرت والا کام - بیچی گئی ثقافت - بوجھل خاندان - ذاتی جگہ کا نہ ہونا - غیر یقینی مستقبل۔

ہوائی ہلکا دکھائی دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔

غور و فکر - ہوائی

ہر ریاست غیر موجودگی کا ایک مختلف چہرہ دکھاتی ہے۔ ہوائی میں غیر موجودگی کا رنگ سمندر کا ہے، شکل ریت کی، آواز استحصال زدہ روایت کی۔

یہاں عورت ایک تصویر کے طور پر دکھائی دیتی ہے اور ایک انسان کے طور پر نظر نہیں آتی۔ اسے سیاحتی مارکیٹنگ میں، سیاحوں کو بیچنے والے لوک ورثے میں، ریزورٹس کی کامل تصویروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مگر اس کی اصل زندگی یہ ہے: - مہنگی - تھکا دینے والی - ذمہ داریوں سے بھری - سمجھوتوں سے بھری - سماجی ترقی سے تقریباً خالی۔

ہوائی سکھاتا ہے کہ جنت بھی اپنے باسیوں کی غیر موجودگیوں پر تعمیر کی جا سکتی ہے۔

اور اسی لیے یہ ریاست اس کتاب میں ہے: کسی خوابوں کی جگہ کے طور پر نہیں، بلکہ اس ثبوت کے طور پر کہ دنیا سطح کو دیکھتی ہے اور ان لوگوں کو نظر انداز کرتی ہے جو حقیقت کو کھڑا رکھتے ہیں۔

آئیڈاہو

آئیڈاہو ایک ایسی ریاست ہے جو سائے میں جیتی ہے۔ یہ کوئی شور نہیں کرتی، کسی کی توجہ نہیں کھینچتی، اور باقی امریکہ اس کے بارے میں تقریباً کبھی بات نہیں کرتا۔

یہ پہاڑ ہے، کھیتی باڑی، آلو، مویشی، سردی، فاصلے، خاموشی۔ یہ فطرت سے مالا مال اور مواقع سے محروم زمین ہے۔ ایک ایسی ریاست جہاں وقت آہستہ چلتا ہے، اور عورتوں کی زندگی اس سے بھی آہستہ۔

آئیڈاہو عورتوں کو کسی تماشائی تشدد سے نہیں مٹاتا۔ وہ انہیں تنہائی سے، سخت گیر مذہب سے، خدمات کی کمی سے، جغرافیائی فاصلے سے، بکھری ہوئی غربت سے، اور ایک ایسی ثقافت سے مٹاتا ہے جو یہ فرض کیے بیٹھی ہے کہ سب کچھ عورتیں ہی سنبھالیں گی۔ یہاں عورتوں کی غیر موجودگی جغرافیے کی پیداوار ہے: فاصلے سے پناہ ہیں، وسائل کم ہیں، برادریاں بند ہیں۔

کھیتی باڑی کی عورت - 36 برس

آئیڈاہو کھیتی باڑی اور مویشی پالنے کے سہارے جیتا ہے۔ عورتیں ہمیشہ سے اس سلسلے کا حصہ رہی ہیں۔ انہیں ”مددگار“ نہیں کہا جاتا، بلکہ اس لیے کہ ان کے بغیر کچھ نہیں چلتا۔

وہ کھیتوں میں، اصطبلوں میں کام کرتی ہے، گھر اور بچوں کو سنبھالتی ہے، اکثر کام اور نجی زندگی میں کوئی فرق کیے بغیر۔

پو پھٹنے سے پہلے اٹھنا، جانور، ٹھنڈا پانی، صفائی، کٹائی، سب کے لیے تیار کیا گیا کھانا۔ کوئی چھٹی نہیں۔ کوئی الگ تنخواہ نہیں۔ یہ سب ”خاندان“ ہے۔

اس کی غیر موجودگی معاشی ہے: وہ مرد کی طرح کام کرتی ہے، مگر سرکاری طور پر ”وہ کام نہیں کرتی۔“

وہ تنخواہوں، دستاویزات یا اعداد و شمار میں نظر نہیں آتی۔ وہ صرف مشقت میں موجود ہے۔

قدامت پسند گرجا گھروں کی عورت - 42 برس

کی

آئیڈاہو میں مذہب کی موجودگی مضبوط ہے، اور اکثر قدامت پسند۔ یہاں عورتوں کو مخصوص نمونوں میں ڈھلنا پڑتا ہے: ماں، بیوی، عقیدت مند، خاموش، باعزت، ہمیشہ دستیاب۔

برادری دیکھتی ہے۔ فیصلہ سناتی ہے۔ اصلاح کرتی ہے۔

وہ اپنے کردار سے باہر قدم رکھنے کی متحمل نہیں ہو سکتی: ہر انحراف خاندان پر داغ ہے۔ اس کی غیر موجودگی ثقافتی ہے: وہ جسمانی طور پر غائب نہیں ہوتی؛ وہ اپنے لیے مقرر کیے گئے کردار کے اندر غائب ہو جاتی ہے۔

وہ ہر جگہ موجود ہے، مگر اپنا اظہار نہیں کر سکتی۔

نظر نہ آنے والی نوکریوں کی عورت - 30 برس

کھیتوں اور گرجا گھروں سے باہر چھوٹے شہر ہیں: نامپا، آئیڈاہو فالز، پوکاٹیلو۔

یہاں عورت یہ کام کرتی ہے: - کیشیئر - صفائی کرنے والی - کال سینٹر آپریٹر - دکان کی ملازمہ - فاسٹ فوڈ کارکن - اسکول کی معاون۔

ایسی نوکریاں جو پوری برادریوں کو سہارا دیتی ہیں مگر نہ کیریئر بناتی ہیں، نہ آگے بڑھنے دیتی ہیں، نہ تحفظ کی ضمانت دیتی ہیں۔

اس کی غیر موجودگی سماجی ہے: سیاست اس کی زندگی کو "اہم" نہیں سمجھتی، وہ ترقیاتی پروگراموں میں شامل نہیں ہوتی، وہ عوامی گفتگو میں نظر نہیں آتی۔

وہ وہ عورت ہے جو "عام" آئیڈاہو کو تیرتا رکھتی ہے، وہ جس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرتا۔

فاصلوں میں جینے والی عورت - 51 برس

آئیڈاہو میں گھر اور برادریاں ایک دوسرے سے گھنٹوں کے فاصلے پر ہیں۔ لمبی سڑکیں، دور کے اسپتال، کم اسکول، اور کم دکانیں۔

یہاں رہنے والی عورت کو سامنا ہے: - ذہنی تنہائی کا - سخت سردیوں کا - دور کی طبی خدمات کا - امداد کے نہ ختم ہونے والے انتظار کا - مکمل طور پر گھریلو زندگی کا - پھیلی ہوئی لتوں کا - چھپی ہوئی غربت کا۔ اگر کوئی ہنگامی صورت حال پیش آئے، تو وہ اکیلی ہے۔ اگر اسے کوئی مسئلہ ہو، تو وہ انتظار کرتی ہے۔ اگر وہ تھکی ہوئی ہو، تو کوئی نہیں دیکھتا۔

اس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے: وہ فاصلے میں گم ہو جاتی ہے۔ وہ موجود ہے، مگر نقشے سے باہر۔

اختتامیہ - آئیڈاہو

آئیڈاہو جنگلوں، پہاڑوں اور خاموشی کی ریاست ہے۔ اور خاموشی میں عورتیں زیادہ آسانی سے کھو جاتی ہیں۔

اس کی غیر موجودگی کوئی اسکینڈل نہیں، کوئی خبر نہیں، کوئی عدد نہیں۔ یہ ایک روزانہ خلا ہے جو ان سے بنتا ہے: - سخت کردار - بوجھل دیہی

زندگی - مشکل جغرافیہ - کمزور معیشت - ایسا مذہب جو مسلط کرتا ہے اور سنتا نہیں۔

آئیڈاہو شور سے زخم نہیں دیتا۔ وہ بے حسی سے زخم دیتا ہے۔

غور و فکر - آئیڈاہو

ہر ریاست میں غیر موجودگی کی ایک شکل ہے۔ آئیڈاہو میں غیر موجودگی فاصلے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

یہاں عورت کو نظام سے باہر نہیں دھکیلا جاتا: نظام اسے دیکھتا تک نہیں۔

وہ نظر نہیں آتی کیونکہ وہ وہاں رہتی ہے جہاں کچھ نہیں پہنچتا: نہ معلومات، نہ صحت کی سہولت، نہ سیاست، نہ مواقع۔

آئیڈاہو دکھاتا ہے کہ عورتوں کی موجودگی مٹانے کے لیے کسی المیے کی ضرورت نہیں۔ بس ایک ایسی زمین کافی ہے جو زندگی سے بھی آہستہ چلتی ہو۔

اور اسی لیے یہ ریاست اس جلد میں ہے: کیونکہ اس کی غیر موجودگی کوئی شور نہیں کرتی مگر پہاڑ کی طرح بھاری ہے۔

الینوائے

الینوائے انتہائی تضادات کی ریاست ہے۔ شکاگو ایک وسیع میٹروپولیس ہے، مڈویسٹ کا صنعتی اور مالیاتی دل۔ ایک ثقافتی دیو، پرتشدد، تخلیقی اور بکھرا ہوا۔ ریاست کا باقی حصہ ایک اور کہانی ہے: دیہات، چھوٹے قصبے، کھیتی باڑی، چھپی ہوئی غربت، اور قدامت پسند ذہنیت۔

یہ ایک دوہرا علاقہ ہے: میٹروپولیس اور دیہات، جدیدیت اور زوال، مواقع اور ناکامی، یونیورسٹیاں اور لاوارث محلے۔

الینوائے میں عورتیں صرف ایک وجہ سے غائب نہیں ہوتیں۔ وہ اس لیے غائب ہوتی ہیں کہ انہیں بہت سی مختلف دنیاؤں، بہت سے ٹوٹے ہوئے نظاموں، بہت سے روزانہ کے ان مطالبات کو بیک وقت سنبھالنا پڑتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتے۔

اس کی غیر موجودگی شہری، دیہی، معاشی اور سماجی ہے۔ یہ اس پر منحصر ہے کہ وہ کہاں رہتی ہے، مگر نتیجہ ایک ہی ہے: وہ بوجھ اٹھاتی ہے، پہچان نہیں۔

شکاگو کے سخت محلوں کی عورت -

32 برس کی شکاگو ایک میں دو شہر ہے: ایک وہ جو فلموں میں دکھائی دیتا ہے اور ایک وہ جسے کوئی دیکھنا نہیں چاہتا۔

وہ دوسرے میں رہتی ہے۔ ایسے محلے جہاں: - تشدد معمول ہے - اسکول کمزور ہیں - دکانیں بند ہو جاتی ہیں - علاج بہت مہنگا ہے - حکومت ہاتھ نہیں بڑھاتی - پولیس دیر سے پہنچتی ہے یا برے طریقے سے پہنچتی ہے۔

وہ جہاں ممکن ہو کام کرتی ہے: فاسٹ فوڈ ریسٹوران، سپر مارکیٹ، صفائی، کم اجرت والے ڈے کیئر، معمولی دیکھ بھال۔ اس کا مسئلہ ایک نہیں: ایک ساتھ دس ہیں۔ بچوں کی حفاظت، کرایہ ادا کرنا، سست آمد و رفت، ناممکن اوقات، ایک مخالف ماحول۔

اس کی غیر موجودگی شہری ہے: وہ ایک ایسے عالمی شہرت یافتہ شہر میں رہتی ہے جو کبھی اس کی طرف نہیں دیکھتا۔

اسپتالوں اور کلینکوں کی عورت - 44 برس

الینوائے میں ملک کی چند اہم ترین طبی سہولیات ہیں۔ ان شاندار ناموں کے پیچھے ہزاروں عورتیں ہیں: نرسیں، ٹیکنیشن، آپریٹر، دیکھ بھال کرنے والیاں اور معاون عملہ۔

یہی وہ ہیں جو ان سب کو تیرتا رکھتی ہیں: - ایمرجنسی روم - بوجھ تلے دیے شعبے - نازک مریض - رات کی شفٹیں - مسلسل ہنگامی حالات۔

یہ ایسا کام ہے جو کوئی وقفہ نہیں دیتا، جو تمہیں جسمانی اور ذہنی طور پر گھسا دیتا ہے۔

اس کی غیر موجودگی عملی ہے: اگر وہ رک جائے، تو پورا نظام ڈھے جاتا ہے، مگر اس کی آواز کا وزن اس کے کام جتنا نہیں۔

وہ وہ عورت ہے جو سب کا علاج کرتی ہے اور جس کا علاج کوئی نہیں کرتا۔

دیہی عورت - 50 برس

شکاگو سے باہر اور یونیورسٹیوں سے دور ایک دیہی الینوائے ہے جسے کم لوگ جانتے ہیں: وسیع کھیت، خالی سڑکیں، چھوٹے اسکول، دور کے اسپتال۔

یہاں عورتیں ایک مشکل حقیقت جیتی ہیں: - موسمی کھیتی باڑی - مکمل گھریلو زندگی - بند برادریاں - کم خدمات - مردوں میں پھیلی ہوئی لتیں - ذہنی تنہائی۔ اس کے پاس کوئی مواقع نہیں۔ اس کے پاس کوئی متبادل نہیں۔ اس کے پاس کوئی سہارا دینے والا حلقہ نہیں۔

اس کی غیر موجودگی علاقائی ہے: وہ فاصلے میں گم ہو جاتی ہے، اس لیے نہیں کہ وہ بے قیمت ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ وہاں رہتی ہے جہاں دنیا نہیں پہنچ سکتی۔

خدمات کے شعبے کی لاطینی عورت - 29 برس

الینوائے میں ایک بہت بڑی لاطینی برادری ہے، خاص طور پر شکاگو اور اس کے صنعتی مضافات میں۔

مہاجر عورتیں پورے پورے شعبوں کا نظر نہ آنے والا ستون ہیں: - کیٹرنگ - صفائی - بزرگوں کی دیکھ بھال - ہوٹل - ہلکے کارخانے - بچوں کی نگہداشت - تقسیم کاری۔

وہ سخت محنت کرتی ہے۔ وہ کم کماتی ہے۔ وہ دو نوکریاں کرتی ہے۔ وہ جتنی بن پڑے انگریزی بولتی ہے۔ وہ اپنے بچوں کو اکیلی پالتی ہے، یا تقریباً اکیلی۔

وہ وہ عورت ہے جو دوسروں کو آرام سے جینے دیتی ہے اور خود کبھی ویسی جگہ نہیں پاتی۔

اس کی غیر موجودگی معاشی اور لسانی ہے: اس کے پاس نہ آواز ہے، نہ تحفظ، نہ شکایت کرنے کا وقت۔

اختتامیہ - الینوائے

الینوائے ایک پیچیدہ اور بوجھل ریاست ہے۔ یہاں عورت کی غیر موجودگی صرف ایک نہیں۔ کم از کم چار ہیں، سب مختلف، سب حقیقی:

- شہری - طبی - دیہی - مہاجر

منظر بدلتا ہے، مگر نتیجہ نہیں بدلتا: عورتیں وہ سب کچھ کرتی ہیں جو ریاست نے کرنا چھوڑ دیا ہے۔

اور جب تک وہ سنبھالے رکھتی ہے، وہ غائب ہوتی جاتی ہے۔ الینوائے عورتوں کو اس لیے نہیں مٹاتا کہ وہ انہیں نظرانداز کرتا ہے۔ وہ انہیں اس لیے مٹاتا ہے کہ وہ انہیں طے شدہ سمجھتا ہے۔

غور و فکر - الینوائے

ہر ریاست سچائی ظاہر کرتی ہے۔ الینوائے یہ ظاہر کرتا ہے:

عورت ہر جگہ ہو تب بھی وہ ہر اس چیز سے غائب ہو سکتی ہے جو اہم ہے۔

وہ اسپتالوں کی شفٹوں میں ہے، غریب محلوں میں، الگ تھلگ دیہات میں، لاطینی معیشت کی نظر نہ آنے والی نوکریوں میں۔

وہ ہر بنیادی کام میں موجود ہے، مگر ہر اس میز سے باہر ہے جہاں ریاست کے مستقبل کا فیصلہ ہوتا ہے۔

الینوائے میں عورتوں کی غیر موجودگی ان کے حصے کے متناسب ہے: وہ جتنا زیادہ ڈٹی رہتی ہیں، اتنا ہی کم دکھائی دیتی ہیں۔

اور یہی ناقص مساوات اس باب کو ضروری بناتی ہے۔

انڈیانا

انڈیانا ایک ایسی ریاست ہے جو عادتوں کے سہارے جیتی ہے، تبدیلی کے سہارے نہیں۔ یہ درمیانی امریکہ ہے، وہ جو خبروں میں نہیں آتا، جو کچھ نہیں مانگتا، جو اپنا دن یوں گزارتا ہے جیسے سب کچھ ہمیشہ ویسا ہی رہے گا۔

یہ ایک ایسی زمین ہے جس میں ہے: - قدامت پسند مسیحیت - کھیتی باڑی - چھوٹے قصبے - مشینی صنعتیں - نہ ختم ہونے والی شاہراہیں - ایک سست رفتار جو تھکن کو معاف نہیں کرتی۔ یہ ایسی ریاست نہیں جو پھٹ پڑے۔ یہ ایسی ریاست ہے جو گھسا دیتی ہے۔ دن بہ دن۔

یہاں عورتیں کسی واضح صدمے کی وجہ سے غائب نہیں ہوتیں۔ وہ اس لیے غائب ہوتی ہیں کہ انہیں ایک ایسے ڈھانچے سے نمٹنا پڑتا ہے جو ان کے لیے بنایا ہی نہیں گیا: خاندان، کام، مذہب، سخت کردار، چھوٹی برادریاں، بھاری توقعات۔

انڈیانا میں عورت کی غیر موجودگی معمول ہے۔

سماجی طور پر قبول شدہ۔ جیسے عورتوں کا دوسرے درجے کی ہونا فطری ہو۔

کارخانے کی عورت - 33 برس

انڈیانا کارخانوں سے بھرا ہوا ہے: گاڑیاں، انجن، پرزے، مشینیں۔ لمبی، یکسانیت بھری، شور والی پیداواری لائنیں۔

یہاں عورت کام کرتی ہے: - جوڑنے میں - معائنوں میں - اسمبلی لائنوں پر - کوالٹی کنٹرول میں - صنعتی گوداموں میں۔

سخت رفتار، تھکا دینے والی شفٹیں، ایک جسم جو گھس جاتا ہے۔

اجرتیں کافی ہیں، مگر آزاد نہیں کرتیں۔ زندگی ویسی ہی رہتی ہے: گھر ← کارخانہ ← گھر۔

اس کی غیر موجودگی جسمانی ہے: کام اسے چالیس برس کی عمر سے پہلے ہی کھا جاتا ہے۔ درد، کمر، بازو، گھٹنے۔ ایک جسم جس پر پیداواری نظام کے دستخط ہیں۔

وہ وہ عورت ہے جو امریکہ کا انجن تیار کرتی ہے مگر جو کچھ بناتی ہے اسے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتی۔

انجیلی گرجا گھروں کی عورت - 45 برس

کی

انڈیانا مڈویسٹ کی سب سے زیادہ مذہبی ریاستوں میں سے ایک ہے۔ انجیلی گرجا گھر ہر جگہ ہیں، جڑی ہوئی برادریوں اور واضح طور پر طے شدہ کرداروں کے ساتھ۔

یہاں عورتیں ایک متعین دائرے کے اندر جیتی ہیں: - بیوی - ماں - تربیت کرنے والی - عقیدت مند موجودگی - خاندان کی اخلاقی شخصیت۔ مسئلہ ایمان نہیں۔ مسئلہ وہ سماجی نگرانی ہے جو اسے گھیرے رہتی ہے۔ اگر وہ الگ ہو جائے، تو اس پر فیصلہ سنایا جاتا ہے۔ اگر وہ اپنی زندگی بدلے، تو اسے الگ تھلگ کر دیا جاتا ہے۔ اگر وہ اصولوں پر نہ چلے، تو وہ بری مثال بن جاتی ہے۔

اس کی غیر موجودگی ثقافتی ہے: وہ خود کو ویسا نہیں دکھا سکتی جیسی وہ ہے، صرف ویسا جیسا اسے ہونا چاہیے۔ وہ ہر جگہ موجود ہے، مگر ہمیشہ ایک مسلط کردہ کردار کے طور پر۔

دیہی عورت - 51 برس

چھوٹے قصبوں اور کارخانوں سے باہر دیہی انڈیانا ہے: وسیع کھیت، بکھرے ہوئے گھر، چھوٹی برادریاں، لمبی خاموشیاں۔ یہاں عورتیں کسی سہارے کے بغیر جیتی ہیں: - کم ڈاکٹر - کوئی آمد و رفت نہیں - دور کی دکانیں - کم سے کم وسائل والے اسکول - موسمی زرعی کام - مکمل گھریلو ذمہ داریاں۔ اس کے پاس کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے پاس کوئی حفاظتی جال نہیں۔ اس کے پاس کوئی متبادل نہیں۔ اس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے: وہ ہر چیز سے بہت دور رہتی ہے، اور کوئی اس تک پہنچنے کے لیے خدمات نہیں بناتا۔ یہ ایک سست، بھلایا ہوا امریکہ ہے، اور وہ وہاں پھنسی ہوئی ہے۔

کم سے کم خدمات کی عورت - 29 برس

انڈیانا کے شہروں میں - فورٹ وین، ایونز ول، ساؤتھ بینڈ - عورتیں وہ کام سنبھالتی ہیں جسے کوئی دیکھنا نہیں چاہتا:

- کم اجرت والی کیشیئر - صفائی کرنے والی - فاسٹ فوڈ چینز میں
ویٹرس - بزرگوں کی دیکھ بھال کرنے والی - کنوینینس اسٹور کی ملازمہ -
غیر رسمی آیا

وہ بہت کام کرتی ہے، کم کماتی ہے، اور ہمیشہ اگلے مہینے میں جیتی ہے۔

اس کا مسئلہ صرف مالی نہیں۔ یہ ذہنی ہے: اسے کوئی مستقبل نظر نہیں آتا۔ اسے کوئی ترقی نظر نہیں آتی۔ اسے بہتری کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔

اس کی غیر موجودگی سماجی ہے: وہ سب کی روزمرہ زندگی کے لیے ناگزیر ہے اور ساتھ ہی اس سے یوں برتاؤ کیا جاتا ہے جیسے اسے ایک منٹ میں بدلا جا سکتا ہو۔

اختتامیہ - انڈیانا

انڈیانا ایک جامد ریاست ہے۔ اور جامد زمانوں میں عورتیں زیادہ جلدی راستہ کھو دیتی ہیں۔

یہاں کوئی بڑے انقلاب نہیں، کوئی بڑی اصلاحات نہیں، تبدیلی کا کوئی دباؤ نہیں۔

عورت سہارا دیتی ہے: خاندان کو، کام کو، برادری کو، مذہب کو۔

اور جب تک وہ سنبھالے رکھتی ہے، وہ غائب ہوتی جاتی ہے۔ اس کی غیر موجودگی معمول سے بنی ہے: یہ خبر نہیں، یہ اسکیڈل نہیں، یہ ہنگامی صورتِ حال نہیں۔

یہ ایک سست اور مسلسل منہائی ہے۔

غور و فکر - انڈیانا

ہر ریاست میں غیر موجودگی کی ایک شکل ہے۔ انڈیانا میں یہ معمول کی شکل ہے۔

یہاں عورت آتی ہے اور تین قوتوں سے پیدا ہونے والی بے نشانی کے ساتھ جیتی ہے: - روایت - وہ کام جو نظر نہیں آتا - برادریاں جو سننے کے بجائے فیصلہ سناتی ہیں۔

معمول پنجرہ بن جاتا ہے۔ کردار شناخت بن جاتا ہے۔ مشقت فرض بن جاتی ہے۔

انڈیانا سکھاتا ہے کہ عورت کی غیر موجودگی بغیر کسی بدنیتی کے تعمیر کی جا سکتی ہے: اگر کوئی کبھی نہ پوچھے کہ عورت واقعی کیسی ہے۔ اور اسی لیے یہ ریاست اس کتاب میں ہے: کیونکہ کسی انسان کو مٹانے کے لیے المیے کی ضرورت نہیں۔ روزمرہ زندگی کافی ہے۔

آئیووا

آئیووا امریکہ کا زرعی دل ہے۔ مکئی، سویا بین، فارموں، سائلوز کے نہ ختم ہونے والے پھیلاؤ، سیدھی سڑکیں، دور دور گھر۔ باہر سے یہ ایک سادہ ریاست لگتی ہے: کام، خاندان، خاموشی۔ مگر جو وہاں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ سادگی ایک نقاب ہے۔ اس کے پیچھے ایک ایسی پیچیدگی ہے جسے کوئی بیان نہیں کرتا۔

آئیووا نہ جدید ہے نہ پسماندہ: یہ ٹھہرا ہوا ہے۔ ایک ٹھوس، زرعی، قدامت پسند، عملی ٹھہراؤ۔ ایک ایسی ریاست جہاں زمین کا چکر ہر چیز کا فیصلہ کرتا ہے، اور عورتوں کو ایک ایسی لے کے مطابق ڈھلنا پڑتا ہے جو ان کی زندگی کا کوئی خیال نہیں کرتی۔

یہاں عورتیں ڈرامائی واقعات کی وجہ سے غائب نہیں ہوتیں۔ وہ مسلسل تھکن کی وجہ سے غائب ہوتی ہیں، نہ بدلنے والے کرداروں، متبادل کی کمی، ایک وسیع، خالی زمین کی وجہ سے جو ان کا وقت، توانائی اور شناخت نگل جاتی ہے۔

آئیووا میں عورتوں کی غیر موجودگی زرعی، گھریلو اور ذہنی ہے۔ یہ ایک سست گمشدگی ہے جسے کوئی نہیں دیکھتا کیونکہ یہ "معمول" لگتی ہے۔

فارم کی عورت - 37 برس

وہ فارم پر ”ہاتھ نہیں بٹاتی۔“ وہ ہمیشہ کام کر رہی ہوتی ہے۔

وہ پو پھٹنے سے پہلے جاگتی ہے، جانوروں کو سنبھالتی ہے، اوزار تیار کرتی ہے، فصلوں کی دیکھ بھال کرتی ہے، صفائی کرتی ہے، کھانا پکاتی ہے، انتظام کرتی ہے، گاڑی چلاتی ہے، مرمت کرتی ہے۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والا چکر ہے: موسم کے بعد موسم، برس کے بعد برس۔

اس کی کوئی تنخواہ نہیں۔ اس کے کام کے کوئی اوقات نہیں۔ اس کا کوئی تحفظ نہیں۔

کام کو ”خاندان“ سمجھا جاتا ہے، اور اسی لیے وہ اعداد، حسابات اور پہچان سے غائب ہو جاتا ہے۔

اس کی غیر موجودگی معاشی ہے: وہ 50% کام کرتی ہے، مگر وہ کہیں نظر نہیں آتی۔

وہ ناگزیر ہے، مگر دستاویزات میں اس کا وجود نہیں۔

مذہب اور برادری کے درمیان جینے والی

عورت - 45 برس کی آئیووا کے چھوٹے قصبوں میں گرجا گھر حکومت سے زیادہ بااثر ہیں۔ وہ کردار، رویے اور حدیں طے کرتے ہیں۔ اور عورتوں کے لیے اسکرپٹ ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے:

- ماں - بیوی - باعزت شخصیت - برادری میں شامل - کبھی حد سے باہر نہیں

وہ بدنامی کے بغیر الگ نہیں ہو سکتی۔ وہ تنقید کے بغیر اپنی زندگی نہیں بدل سکتی۔ وہ برادری کی ”مداخلت“ کے بغیر خود کو کمزور نہیں دکھا سکتی۔

اس کی غیر موجودگی ثقافتی ہے: اس کی شناخت اس کی اپنی نہیں، برادری کی ہے۔

وہ ایک کردار کے اندر جیتی ہے، اپنے اندر نہیں۔

کم سے کم اجرت کے کام کی عورت - 31 برس

درمیانے شہروں میں - ڈیس موئن، سیڈر ریپڈز، ڈیون پورٹ - عورتیں وہ نوکریاں سنبھالے ہوئے ہیں جو پوری ریاست کو سہارا دیتی ہیں:

- کیشیئر - صفائی کرنے والی - ویٹرس - فاسٹ فوڈ کارکن - نرسنگ ہوم کا عملہ - آیائیں - کم اجرت پر بزرگوں کی دیکھ بھال کرنے والی کارکن

لمبی شفٹیں، کم اجرتیں، آگے بڑھنے کا صفر امکان۔

اس کی زندگی چھوٹی چھوٹی کوششوں کا مجموعہ ہے: ٹھنسی ہوئے اوقات، بچے، اخراجات، پیٹرول، بڑھتے کرائے، تنخواہیں جو کبھی نہیں بدلتیں۔ اس کی غیر موجودگی سماجی ہے: اس کے بغیر سب کچھ رک جاتا ہے، مگر کوئی اسے معیشت کی کلیدی شخصیت نہیں سمجھتا۔

اسے قابل تبدیل سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ حقیقت میں قابل تبدیل نہیں۔

فاصلوں میں جینے والی عورت - 52 برس

آئیووا بہت بڑا ہے۔ ایسے گھر ہیں جو سپر مارکیٹ سے 30، 40 یا 50 منٹ دور ہیں۔ کوئی کلینک گاڑی سے ایک گھنٹے کی دوری پر ہو سکتا ہے۔ اسکول کم ہیں۔ آمد و رفت تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔

یہاں رہنے والی عورت کو سامنا ہے: - سخت سردیوں کا - بغیر مدد کے ہنگامی حالات کا - خود سنبھالی گئی بیماریوں کا - ذہنی تنہائی کا - گھر اور بچوں کی مکمل ذمہ داری کا - تحریک، رابطوں اور قریبی برادریوں کی کمی کا۔

اگر کچھ ہو جائے، تو گھنٹوں تک کوئی وہاں نہیں ہوتا۔ اگر وہ جذباتی طور پر ٹوٹ جائے، تو اس کے پاس بتانے کو کوئی نہیں۔ اگر اسے کوئی مسئلہ ہو، تو وہ جیسے تیسے اسے سنبھالتی ہے۔

اس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے: وہ فاصلے میں گم ہو جاتی ہے۔ ایک ایسا فاصلہ جسے دنیا نہیں دیکھتی کیونکہ وہ اسے جھپکتی نہیں۔

اختتامیہ - آئیووا

آئیووا ایک ایسی ریاست ہے جو خاموش مشقت کے سہارے جیتی ہے۔ زمین کوئی آواز نہیں کرتی۔ اور نہ ہی وہ عورتیں جو اسے تھامے ہوئے ہیں۔

ان کی غیر موجودگی روزانہ کی ہے: نہ نمایاں، نہ دکھائی دینے والی، نہ رپورٹ کی گئی۔ وہ خاندان، فارم، کام اور برادری کو سہارا دیتی ہیں۔ اور جب وہ خود کو سنبھالتی ہیں، تو فرائض میں غائب ہو جاتی ہیں۔

آئیووا عورتوں کو مٹاتا نہیں۔ وہ بس ان کی طرف دیکھتا نہیں۔

غور و فکر - آئیووا

ہر ریاست غیر موجودگی کا ایک پہلو ظاہر کرتی ہے۔ آئیووا میں غیر موجودگی بھاری معمول کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

یہ وہ خیال ہے کہ ”ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے،“ کہ عورتوں کو سہارا دینا ہے، مانگنا نہیں، کہ ان کی مشقت فطری ہے، کہ ان کی آواز زمین، خاندان، زرعی لے سے کم اہم ہے۔

آئیووا سکھاتا ہے کہ عورت کی غیر موجودگی کے لیے تشدد کی ضرورت نہیں۔ ایک ایسی روایت کافی ہے جس پر کوئی سوال نہ اٹھائے۔

اور اسی لیے یہ اس کتاب کا حصہ ہے: اس امریکہ کو دکھانے کے لیے جو نہیں بدلتا اور ان عورتوں کو جو اس کے جمود کی قیمت چکاتی ہیں۔

کنساس

کنساس ایک وسیع، خالی فضا ہے۔ کھیت، ہوا، سیدھی سڑکیں، ابدی افق۔ بہت سوں کے لیے یہ محض زیادہ اہم ریاستوں کے درمیان ایک گزرگاہ ہے۔ جو وہاں رہتے ہیں ان کے لیے یہ ایک ایسا جغرافیہ ہے جو ان کی زندگیوں کو ڈھالتا ہے: تنہائی، روایت، زرعی مشقت، چھوٹی برادریاں جو آپسہ بدلتی ہیں، اگر بدلتی ہیں۔

کنساس عورتوں کو ظاہری تشدد سے نہیں مارتا۔ وہ انہیں تکرار سے، تنہائی سے، متبادل کی کمی سے، ایک ایسی ثقافت سے مارتا ہے جو ایک انچ بھی نہیں ہلتی۔

یہ ایک ایسی ریاست ہے جہاں ہر چیز بوجھ ہے: سڑک، فاصلہ، مذہب، زرعی کام، برادری کا فیصلہ۔

یہاں عورت کسی ایک واقعے سے غائب نہیں ہوتی۔ وہ ایک لے سے غائب ہوتی ہے۔ ایک ایسی لے جو اسے کبھی مرکز میں نہیں رکھتی۔

بڑے فارموں کی عورت - 38 برس

کنساس صنعتی کھیتی باڑی کے سہارے جیتا ہے۔ دیو ہیکل مشینیں، بھرپور فصلیں، اور نہ ختم ہونے والا کام۔

یہاں عورتیں اس سلسلے کا لازمی حصہ ہیں: - وہ گاڑیاں چلاتی ہیں - وہ جانوروں کی دیکھ بھال کرتی ہیں - وہ خاندان کا حساب کتاب سنبھالتی ہیں - وہ سب کے کھانے کا انتظام کرتی ہیں - وہ اوقات، بیج، فصلیں دیکھتی ہیں - وہ مرمت کرتی ہیں - وہ گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔

وہ مرد جتنا کام کرتی ہے، اکثر اس سے زیادہ۔ مگر سرکاری طور پر وہ "گھریلو خاتون" ہے۔

اس کی غیر موجودگی معاشی ہے: وہ قدر پیدا کرتی ہے، مگر آمدنیوں، دستاویزات یا اعداد و شمار میں نظر نہیں آتی۔

وہ ایک ستون ہے جسے کوئی پہچان نہیں ملتی۔

چھوٹی برادریوں کی عورت - 47 برس

کنساس کے چھوٹے قصبے بند جانداروں کی طرح کام کرتے ہیں۔ سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ سب ایک دوسرے پر تبصرہ کرتے ہیں۔ سب ایک دوسرے پر فیصلہ سناتے ہیں۔ عورتیں سخت کردار جیتی ہیں: - ماں - بیوی - عقیدت مند شخصیت - گرجا گھر میں مستقل موجودگی - برادری کا سہارا - مقامی اسکولوں میں شمولیت۔

وہ نگاہوں میں آئے بغیر اپنی زندگی نہیں بدل سکتی۔ وہ لیبل لگے بغیر بکھر نہیں سکتی۔ وہ فیصلے کا نشانہ بنے بغیر خود کو نئے سرے سے نہیں بنا سکتی۔

اس کی غیر موجودگی ثقافتی ہے: وہ اپنی نہیں؛ وہ برادری کی ہے۔
وہ آزاد نہیں: وہ ایک کارآمد پرزہ ہے۔

کم سے کم خدمات میں کام کرنے والی عورت - 33

برس کی

درمیانے شہروں میں - وچیٹا، ٹوپیکا، اوورلینڈ پارک - عورتیں معاشرے کا بنیادی کام کرتی ہیں:

- کیشیئر - صفائی کرنے والی - کریانہ اسٹور کی ملازمہ - ویٹرس -
نرسنگ ہوم کی کارکن - اسکول کی معاون

وہ سخت محنت کرتی ہے، کم کماتی ہے۔ اس کے پاس نہ ترقی ہے، نہ
کیریئر، نہ اوزار۔

اس کی زندگی ان سے بنی ہے: غیر مستحکم شفٹیں، سنبھالنے کو بچے،
کمزور سرکاری خدمات، اور کرایہ جو آدھی تنخواہ کھا جاتا ہے۔

اس کی غیر موجودگی سماجی ہے: وہ سب کچھ کرتی ہے، مگر ریاست کے
لبے وہ ترجیح نہیں۔

اسے بدلا جا سکتا ہے۔ اور یہی بات اسے مٹا دیتی ہے۔

فاصلوں میں جینے والی عورت - 53 برس

کنساس وسیع ہے۔ بکھرے ہوئے گھر، نہ ختم ہونے والی سڑکیں، درجنوں
کلومیٹر کے فاصلے پر بسے قصبے۔

یہاں رہنے والی عورت مکمل تنہائی کا سامنا کرتی ہے: - دور کے اسپتال -
اکا دکا اسکول - کمزور آمد و رفت - کم پڑوسی - سماجی سہارا تقریباً
نہیں۔

سردی لمبی ہے۔ گرمی سخت ہے۔ اور ہر چیز - ہر مسئلہ - اسی پر آن
پڑتا ہے۔

اگر گاڑی خراب ہو جائے، تو وہ انتظار کرتی ہے۔ اگر اسے ڈاکٹر کی ضرورت ہو، تو وہ گھنٹوں گاڑی چلاتی ہے۔ اگر وہ جذباتی طور پر ڈھے جائے، تو اس کا کوئی حلقہ نہیں۔

اس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے: وہ ایک ایسے علاقے میں گم ہو جاتی ہے جو اس کی حفاظت کے لیے نہیں، صرف پار کرنے کے لیے بنا ہے۔

اختتامیہ - کنساس

کنساس ایک سادہ ریاست ہے۔ مگر اس کی سادگی دھوکا ہے۔ خاموشی، کھیتوں، ہوا اور خالی سڑکوں کے پیچھے ایک مسلسل جدوجہد ہے جسے کوئی نہیں دیکھتا۔

یہاں عورتیں ہر اس چیز کو سہارا دیتی ہیں جو ریاست کو تیرتا رکھتی ہے: زمین، گھر، خاندان، برادری، کام۔

اور جب تک وہ سنبھالے رکھتی ہے، وہ غائب ہوتی جاتی ہے۔

اس کی غیر موجودگی ان سے بنی ہے: - سخت کردار - تنہائی - بے نام زرعی کام - کم سے کم خدمات - ذہنی اور جسمانی فاصلہ۔ کنساس عورتوں کو صدمے سے نہیں مٹاتا۔ وہ انہیں عادت سے مٹاتا ہے۔

غور و فکر - کنساس

ہر ریاست غیر موجودگی کی ایک شکل ظاہر کرتی ہے۔ کنساس سب سے خاموش شکل ظاہر کرتا ہے: وہ جو جغرافیے اور روایت نے تعمیر کی ہے۔

یہاں ایک عورت اپنی پوری زندگی ایک کردار کے اندر، ایک فاصلے کے اندر، ایک نہ پہچانے گئے کام کے اندر گزار سکتی ہے، کبھی یہ سوچنے کا وقت یا جگہ پائے بغیر کہ وہ واقعی کون ہے۔

کنساس سکھاتا ہے کہ عورتوں کی غیر موجودگی کے لیے انتہائی تشدد یا غربت کی ضرورت نہیں۔ بس ایک ایسی زمین کافی ہے جو نہیں بدلتی اور ایک ایسی ثقافت جو سنتی نہیں۔

اور اسی لیے یہ ریاست یہاں ہے: یہ دکھانے کے لیے کہ دیہی امریکہ عورتوں پر کیسے بوجھ ڈالتا ہے اور کبھی اس کا اعتراف نہیں کرتا۔

Ferdinando Frega